السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زمانے کے اعتبار سے حج کے اوقات کیا ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

زمانے کے اعتبار سے حج کے اوقات کا آغاز ماہ شوال کی ابتدا سے اوراختتام دس ذوالحجۃ یعنی یوم عید یا ذوالحجہ کے آخری دن کو ہوتا ہے اورراجح قول یہی (آخری) ہے کیونکہ ارشادباری تعالیٰ ہے:

الحَجُّ أَشهُرٌ‌ مَعلومـٰتٌ ... سورة البقرة ١٩٧

''حج کے مہینے (معین ہیں جو) معلوم ہیں۔''

اشہر'' (مہینے)جمع کا صیغہ ہے اورجمع میں اصل یہ ہے کہ اس سے اس کی حقیقت مرادلی جائے۔اس لحاظ سے اس کے معنی یہ ہوئے کہ حج ان تین مہینوں کے اندرہی اداکیا جاسکتا ہے اوریہ کسی ایک دن نہیں ہوتا۔حج کے'' ایام معین اور معلوم ہیں اس قول کی بنیاد پر کہ ذوالحجہ کا سارا مہینہ ہی حج کا مہینہ ہے، طواف افاضہ اورحج کی سعی کو ذوالحجہ کے آخری دن تک مؤخر کیا جا سکتا ہے اسے کسی شرعی عذر کے بغیر اس کے بعدتک مؤخرکرنا جائز نہیں ہے۔مثلاً: یہ کہ طواف افاضہ سے قبل اگر عورت کے مخصوص ایام شروع ہوجائیں اوروہ اسی حالت پر باقی رہے اورذوالحجہ کا مہینہ ختم ہوجائے، تواس صورت میں طواف افاضہ کو مؤخر کرنے کےلیے وہ معذور ہے۔یہی حج کے زمانی اوقات ہیں۔عمرے کےلیے کوئی زمانی اوقات مقرر نہیں ہیں، یہ سال کے کسی دن بھی ادا کیا جاسکتا ہے، البتہ رمضان میں عمرے کا ثواب حج کے برابر ہے۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سارے عمرے حج کے مہینوں میں اداافرمائے تھے۔عمرہ حدیبیہ ذوالقعدہ میں کیا تھا، عمرۃ القضا بھی ذوالقعدہ ہی میں کیا، عمرہ جعرانہ بھی ذوالقعدہ میں اور عمرۃ الحج بھی حج کے ساتھ ماہ ذوالقعدہ ہی میں ادا فرمایا تھا۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حج کے مہینوں میں عمرہ ادا کرنے کی خاص فضیلت ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ اداکرنے کےلیے انہی مہینوں کا انتخاب فرمایا ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل: صفحہ413

محدث فتویٰ